

ہیں وہ بھی اپنے آپ کو مزید تقسیم کر لیتے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ ہمارا تعلق فلاں مولانا کی حزب نہ ہے نہ دوسرے کہتے ہیں کہ ہم مسلکی طور پر اتفاق کے باوجود فلاں کی تعبیر اور سیاسی سوجھ بوجھ اور قیادت کو قبول کرتے ہیں۔ گویا جمعیت علمائے اسلام ہو یا جمعیت علمائے پاکستان دونوں میں ذیلی احزاب پائی جاتی ہیں اور وجہ محض فقہی تعبیر کا اختلاف نہیں، شخصیات کا ٹکراؤ ہے۔ مجموعی طور پر دونوں جماعتوں کا تشخص اور بنیاد فقہ حنفی، بریلوی یا دیوبندی مکتب فکر سے ہے لیکن محض اختلافات نے انہیں مزید ٹکڑوں میں تقسیم کر دیا ہے۔ گویا مذہبی جماعتوں سے مراد وہ جماعتیں لی جائیں گی جو ایک خاص مسلک اور ایک خاص شخصیت اور ایک خاص تعبیر کو اپنی پہچان سمجھتی ہوں۔ اس تعریف کی روشنی میں اگر معروضی جائزہ لیا جائے تو جس جماعت کو جماعت اسلامی کے نام سے یاد کیا جاتا ہے وہ اس تعریف میں نہیں آتی، یعنی اس کا کوئی فقہی مسلک نہیں ہے۔ اس نے کبھی دعویٰ نہیں کیا کہ ہم اہل حدیث، بریلوی، دیوبندی یا شیعہ حضرات کی جماعت ہیں بلکہ اس کی تاریخ یہ بتاتی ہے کہ اس کے اندر تمام مسالک کے افراد شامل رہے ہیں۔ اس کی تاسیس سے لے کر آج تک اس کے ارکان میں وہ افراد شامل رہے جو دیوبندی، بریلوی، اہل حدیث اور جعفری مسلک پر عمل کرتے تھے۔ جماعت اسلامی کو اس نوع میں لانا میری نگاہ میں ایک بنیادی غلطی ہوگی۔

اس تعریف کی روشنی میں جن جماعتوں کو مذہبی قرار دیا جا سکتا ہے، ان جماعتوں کی ناکامی یا کامیابی کا معیار کیا ہونا چاہیے؟ اس سلسلے میں پانچ نکات قابل غور ہیں:

اول، ان مذہبی جماعتوں کی کامیابی یا ناکامی کیا اس بنا پر ہونی چاہیے کہ انہوں نے اپنے فقہی مسلک کو رائج کرنے میں کس حد تک کامیابی حاصل کی؟ اگر بنیاد یہ ہے تو ہمیں یہ دیکھنا ہو گا کہ جو جماعتیں بریلوی، دیوبندی، اہل حدیث یا جعفری مسلک کی بنا پر قائم ہیں، کیا بطور جماعت وہ اپنے مسلک کی ترویج و اشاعت یا نفلت میں آگے بڑھ سکیں؟ اگر ایسا ہے تو مسلک کی اشاعت و ترویج کسی بھی مذہبی جماعت کے کامیاب یا ناکام ہونے کا معیار بن سکتا ہے۔ اس کے برخلاف اگر یہ جماعتیں تقسیم در تقسیم کا شکار ہوتی گئی ہوں تو ہمیں غور کرنا پڑے گا کہ ہمارا معیار کیا ہو؟

دوئم، یہ جماعتیں کس حد تک بحیثیت ایک تنظیم، ایک جماعت یا ایک منظم گروہ، اپنے آپ کو عوام الناس میں مقبول بنا سکیں؟ یعنی کیا ایسا ہے کہ ہمارے عوام الناس خواہ فقہ جعفری سے تعلق رکھتے ہوں یا بریلوی، دیوبندی اور اہل حدیث فقہ سے، وہ بعض مذہبی جماعتوں کو اپنی قیادت، رہنمائی اور اعتماد کا زیادہ مستحق سمجھتے ہیں اور بعض کے بارے میں یہ سمجھتے ہیں کہ وہ ان کی قیادت کی ذمے داریاں پوری نہیں کر سکتیں؟

تیسری بنیاد جو کامیابی یا ناکامی جانچنے کی ہو سکتی ہے وہ یہ کہ ان جماعتوں نے کہاں تک عالمی سطح پر امت مسلمہ یا اس امت کے لیے جو پاکستان میں پائی جاتی ہے، مختلف مسائل پر ایک موقف اختیار کیا ہے اور اس

موقف کو کہاں تک عوامی مقبولیت حاصل ہوئی ہے۔ کیا مذہبی جماعتوں نے یہ کوشش کی کہ وہ منگائی، احصاء، فحاشی اور ان چیزوں کو جن کو قومی ایٹوز کہا جاسکتا ہے، جن کا تعلق عوام کی فلاح و بہبود سے ہے، ان کی بقا سے ہے، ان کے مستقبل سے ہے، ایسے ایٹوز کو ایک مہم کی شکل دیں۔

چہارم، وہ مذہبی جماعتیں جو اپنے آپ کو عوام کا نمائندہ بھی کہتی ہیں، انہوں نے کس حد تک ملی اتحاد اور خاص طور پر مذہبی شدت پسندی کو کم کرنے کا کام کیا ہے؟ مذہبی جماعتوں نے اپنے آپ کو اس حیثیت سے پیش کیا ہے کہ وہ نہ صرف فقہی مسلک ہیں بلکہ عسکری قوت بھی رکھتی ہیں اور ان کی قوت بازو اور ان کے عضلات الحمد للہ بڑے قوی ہیں، انہوں نے کس پہلو کو اجاگر کیا ہے؟ ان کا رجحان کیا، محبت کا ہے؟ اخوت کا ہے یا یہ جھکاؤ؟ ٹکراؤ، توڑ پھوڑ، انتشار، نفرت کی طرف ہے؟

پنجم، کیا مذہبی جماعتوں کی کامیابی یا ناکامی کا تعلق انتخابات میں ووٹ حاصل کرنے سے ہے۔ جو حضرات یہ سمجھتے ہیں کہ وہ مذہبی جماعت ہونے کے باوجود سیاسی میدان میں کامیاب نہ ہو سکے۔ وہ اعداد و شمار کے ساتھ اس کی تعبیرات پیش کرتے ہیں۔ یہ کچھ اس طرح ہے کہ ۱۹۷۰ء سے آج تک اگر آپ جائزہ لیں تو آپ کو یہ معلوم ہو گا کہ غالباً ۲۵ سے ۳۰ فی صد عوام کے ووٹ ایسے ہیں جو یا تو مذہبی جماعتوں کے لیے یا ان جماعتوں کے لیے جو مذہبی جماعتیں ہونے کا دعویٰ نہیں کرتیں، استعمال ہوتے رہے ہیں۔

ان اعداد و شمار کو سامنے رکھتے ہوئے اگر غور کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے شاید اس ووٹ بنگ میں بعض مذہبی جماعتوں کی انفرادی حیثیت میں کمی واقع ہوئی ہے۔ لیکن انفرادی کمی کیا جماعتی ناکامی ہے؟ یہ کہنا بڑا مشکل ہے۔ اس کا سبب بنیادی طور پر یہ ہے کہ ہمارے ہاں چاہے کسی ایک مذہبی جماعت کو انفرادی حیثیت میں ووٹ پہلے کی نسبت کم ملے ہوں یا کچھ زیادہ ملے ہوں، لیکن ان کا جو سیاسی کردار پاکستان کی مجموعی سیاست میں ہے، اس میں لازمی طور پر ایک کمی واقع ہوئی ہے اور اس کے اسباب بہت سے ہیں۔

اس کا ایک اہم بنیادی سبب یہ ہے کہ ہماری مذہبی جماعتیں یہ سمجھتی رہی ہیں کہ ہمارے ملک کی سیاست میں لوگوں کے سامنے انتخاب، اسلام اور غیر اسلام میں ہے۔ جب کہ حقیقت واقعہ اس سے بہت مختلف ہے۔ ہمارے ملک کی کوئی سیاسی جماعت یہ نہیں کہتی، ہم اسلام دشمن ہیں، ہم اسلام نہیں چاہتے یا ہم اسلامی نظام کو نہیں آنے دیں گے بلکہ جتنی بھی جماعتیں ہمارے ہاں پائی جاتی ہیں، ان کا جو نام بھی آپ رکھ لیں، مسلم لیگ ہو، حتیٰ کہ چیپلز پارٹی ہو وہ بھی یہ نہیں کہتی کہ ہم اگر برسر اقتدار آگئے تو اسلام کو ملک بدر کر دیں گے۔ اس کے برخلاف آپ دیکھیں کہ جن افراد کو یہ کہا جاتا ہے وہ سیکولرازم اور اشتراکی فکر کے نمائندے ہیں، انہوں نے دینی وجوہات کی بنا پر نہیں، خالص سیاسی وجوہات کی بنا پر وہ اقدامت کیے جو اگر مذہبی جماعتیں برسر اقتدار ہوتیں تو کرتیں۔ یعنی قادیانوں کا غیر مسلم قرار دیا جانا، جمعہ کی تعطیل کا اعلان کیا جانا، یا

ملک میں سرکاری طور پر شراب کی بندش۔ کہا جا سکتا ہے کہ یہ چیزیں کسی مذہبی جماعت کو علامتی طور پر نافذ کرنا چاہیے تھیں لیکن ان کو نافذ کرنے والی جماعت مذہبی نہیں تھی۔

”کیا مذہبی جماعتیں ناکام ہیں؟“ اس کا تعلق اس چیز سے بھی ہے کہ ہم یہ جائزہ کس سیاق و سباق میں لے رہے ہیں۔ کیا ایسا ہے کہ ہمارے ہاں مذہبی جماعتوں کا صرف ایک اتحاد اور پلیٹ فارم بنا ہو اور جو جماعتیں مذہبی ہونے کا دعویٰ نہیں کرتیں، ان کا ایک پلیٹ فارم بنا ہو اور انتخابات میں مذہبی جماعتیں ایک طرف ہوں اور غیر مذہبی جماعتیں دوسری طرف ہوں۔ پیپلز پارٹی کی جگہ لینے کے لیے جو ۹ جماعتوں کا اتحاد بنا، کیا وہ سب مذہبی جماعتوں کا اتحاد تھا؟ گذشتہ دو انتخابات میں پیپلز پارٹی کا ساتھ جن جماعتوں نے دیا کیا وہ جماعتیں سیکولر جماعتیں تھیں؟ ہم دیکھتے ہیں کہ پی پی پی جس کو سیکولر کہا جاتا ہے ان کے ساتھ بھی، اور جنہیں آپ سیکولر نہیں کہتے ان کے ساتھ بھی، مسلکی اور مذہبی جماعتیں برابر کی شریک رہیں۔ اس لیے معروضی طور پر کہا جا سکتا ہے کہ ہمارے ہاں مقابلہ کبھی اسلام کا اور غیر اسلام کا نہیں تھا کہ جس کی بنا پر یہ کہہ سکیں کہ فلاں انتخاب میں مذہبی جماعتیں ناکام ہو گئیں۔ کیا یہ حقیقت واقعہ نہیں ہے کہ پیپلز پارٹی اور مسلم لیگ کے ساتھ مسلکی جماعتوں نے اتحاد کیا۔ حالیہ انتخابات میں جمعیت اہل حدیث کا جمعیت علمائے اسلام، جمعیت علمائے پاکستان اور تحریک فقہ جعفریہ نے ان سیاسی جماعتوں کا ساتھ دیا، جنہیں ہم مذہبی کی تقسیم میں شمار نہیں کرتے۔ ان حالات میں کیا یہ کہنا غلط نہ ہو گا کہ یہ کامیابی تھا ایک جماعت کا کارنامہ تھا اور مذہبی جماعتیں اس میں شامل نہ تھیں۔ گویا مذہبی جماعتوں کی وہ تقسیم جو ہم نے ذہن میں کر رکھی ہے، عملاً نہیں ہے، حقائق اس کے خلاف ہیں۔ یہ کہا جا رہا ہے کہ انتخابات نے طے کر دیا ہے کہ مذہبی جماعتوں کا کوئی مستقبل نہیں ہے اور لوگوں نے ان کو ختم کر دیا ہے۔ اس میں کم از کم حقائق کی روشنی میں مجھے کوئی بنیاد نظر نہیں آتی کیونکہ جو بھی انتخابات آج تک ہوئے ہیں ان میں سے ہر انتخاب میں مذہبی جماعتوں نے اپنے آپ کو کسی کے ساتھ وابستہ کیا ہے اور اس وابستگی کے اثرات بھی پڑے ہیں اور اس وابستگی کو کیش بھی کیا گیا ہے۔ ان جماعتوں کے جہاں جہاں حلقہ اثر ہیں وہاں سیاسی عمل ہوا ہے اور ان کو وہاں پر مقبولیت بھی حاصل رہی ہے۔ اور ان کی اہمیت باقی رہی ہے۔ یہ کہنا کہ انتخابات میں عوام نے مذہبی جماعتوں کے مقابلے میں دوسروں کو ووٹ دیے اور انہیں رد کر دیا، کم از کم حقائق پر مبنی نہیں ہے۔ (ڈاکٹر انیس احمد)



DRY CLEANING INDUSTRIES  
Karachi - Multan - Lahore - Rawalpindi

Steps ahead in drycleaning \_\_\_ always

5681724, 5685124-3

ہیڈ آفس: عبداللہ ہارون روڈ

شاخیں:

کراچی:

4933690

سنو و ہاٹ چیمبرز سینٹرل کمرشل ایریا، بہادر آباد

213336

عثمان منزل، محمد بن قاسم روڈ (برنس روڈ)

573298

کلفٹن عقب میکسزم

5845142

ڈیفنس ہاؤسنگ سوسائٹی براچ

4910521

گرومنڈر، نیو ٹاؤن

7730301

گارڈن روڈ نزد بمبینو سینما

204175

پاریا اسٹریٹ کھارادر

4541258

سنو و ہاٹ کمپلیکس شارع فیصل / شہید ملت روڈ

5685124

کارپٹ کلیننگ ڈویژن

543451

24 کمرشل اسٹریٹ فیز II ایکسٹینشن ڈیفنس ہاؤسنگ اتھارٹی

471676

گلشن اقبال

40538

خان پلازہ، کینٹ

ملتان:

874933

لبرٹی مارکیٹ، بالمقابل لبرٹی پلازہ

لاہور:

ڈیفنس، مسجد چوک

871366

کارپٹ کلیننگ ڈویژن

567988

مال روڈ، الامین پلازہ، بالمقابل کتھونمنٹ بورڈ آفس ایئرپورٹ روڈ

راولپنڈی:



DRY CLEANING INDUSTRIES  
Karachi - Multan - Lahore - Rawalpindi